آغا خانی عقائد

ایک سابق آغا خانی کے قلم سے

حقیقی کلمہ : اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھد ان امیر المومنین علی اللہ ۔
ترجمہ :۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں ۔

(تعلیمات کتاب نمبر ۱ ۔ ۱۹۶۸ء اسماعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی ۔ (۲) شکشمن مالا ۔ بال منکہ منظور شدہ درسی کتاب مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی ۔

یا علی مدد ۔ یا علی مدد ہمارا سلام ہے ۔ سبق نمبر ۲ صفحہ ۶ شکشمن مالا اسماعیلیہ ایسوسی ایشن ہند بمبئی ۔
مولیٰ علی مدد ۔ سلام کا جواب ہے ۔

یا علی بابا ۔ ہماری بیماریاں دور کرتے ہیں ۔ مولا علی ہمارا حقیقی مدد گار ہے ۔ رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے ہی ۔ " مولیٰ علی " سے مدد مانگنا چاہئے ۔ امام حاضر کو ہم " مولیٰ علی " کہتے ہیں ۔

اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو کنندہ ہوں گے یہ سب مومن " پیر شاہ " (امام) کی عبادت کرتے تھے کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

(گنان برہم پرکاش از پیر شمس الدین مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۲۹۷ یکے از مطبوعہ اسمعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا ۔ بمبئی)

حضرت علی وہ طاقت تھے جہاں سے اللہ کا بچشم خود دیدار ہو سکے ۔ وہی ایسا سیدھا راستہ یعنی صراط مستقیم تھے اس صراط مستقیم ملنے کی وجہ سے اسلام کی تکمیل ہوئی ۔ نبوت ختم ہوئی اور امامت شروع ہوئی ۔

امامت کا آغاز اس بات کا بین اور واضح ثبوت ہے کہ خدا (امام کی) شکل وصورت میں ظاہر ہے ۔ امام ہی صراط مستقیم ہے جسکی پیروی کر کے جس کا دامن تھام کے انسان اللہ کے ساتھ سیدھا رابط قائم کر سکتا ہے ۔ جس کی (امام کی) فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے ۔ جس کا نورانی دیدار اللہ کے نور کا دیدار ہے ۔ وہ دیدار (جو نبی محمد کو بھی معراج کے دن ہوا تھا ۔ امامت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کی خواہش جسکی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کا آخری اور مکمل مظہر ہے ۔

(حوالہ کلام الٰہی اور فرمان امام صفحہ نمبر ۷۴ ۔ از عالی جاہ سلطان نور محمد)

امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا ۔ اور پیغمبری کا دور ختم ہوا ۔ اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے ۔ جس کی بندگی

اللہ کی بندگی ہے ۔ جس کی حمد اللہ کی حمد ہے ۔ جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے ۔ جس کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے ۔ (کلام الٰہی اور فرمان امام صفحہ ۵۲ کے ازمطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ ۔ طباعت اسمعیلیہ پریس بمبئی)

قرآن شریف کی صحیح سمجھ اور اس کے چھپے بھیدوں کے صحیح معنی اور صحیح علم "امام حاضر" کو ہی ہوتا ہے ۔ "امام حاضر" قرآن ناطق ہے اس لئے اس کے فرمانوں کے مطابق عمل کرنا چاہئے اس کے فرمانوں پر عمل کرنے والے دنیا میں فلاح پاتے ہیں ۔

امام کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کے برابر ہے ۔ امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے ۔ عقیدت سے امام کا دیدار کرنیوالا ۔ خدا کا دیدار کر رہا ہے ۔

(حوالہ سبق ۱۱ صفحہ شکشن مالا ۱۱۱ ۔ درسی کتاب برائے نائیٹ اسکول ر مجلس مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن ۔ انڈیا بمبئی)

اسماعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے مگر زندہ امام ہے ۔

آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے ۔ قرآن شریف کو تیرہ (۱۳۰۰) سو سال ہو چکے ہیں ۔ وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے ۔ گنان کو سات سو سال ہوئے ہیں ۔ تو لوگوں کے لئے گنان ہے اور اس پر عمل کرنا ۔

(کلام امام مبین آغاخان سوم کے فرامین کا مجموعہ)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا ہے ۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی ضرورت نہیں ہے بعد میں ہم بتلائیں گے ۔

اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس سپارے نازل کئے ۔ (باقی دس سپارے) زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں ۔

قرآن کے چالیس سپارے ہیں ۔ جس میں سے تیس سپارے اس دنیا میں ہیں اور دس سپارے جو باقی ہیں وہ اس (امام) کے گھر میں ہیں ۔ ان (دس سپاروں) کو اطھروید کہتے ہیں ۔ ست گر (امام) کی زبان میں (دس سپارے) ہیں ۔ (مجموعہ مقدس لبنان صفحہ ۹۵)

ہم امامی اسماعیلی "امام حاضر" کے مرید ۔ خدا کا نور جو "امام حاضر میں" روشن ہے اس کو سجدہ کرتے ہیں ۔

ہم نور پرست ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا نور پر ایمان ہے اور اس نور کو ہم سجدہ کرتے ہیں ۔

(کتاب نکشمن مالا نمبر ۳ ۔ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن ہند ۔ بمبئی)

حاضر جامہ کا دھنی شاہ کریم الحسینی امام حاضر کہ جس میں خدا کا نور ہے جو ظاہر میں نور کا حامل جسم ہے اسی کا نام امام حاضر ہے ۔

(سارگ در شیکا صفحہ ۱۰۶ ۔ ازعلی بھائی بابوانی)

صرف دعا کے لئے ہم کو بار بار یہ لکھنا چاہئے وہ تو ہم ہمیشہ آپ کو دیتے ہی رہتے ہیں ۔ ہم مشکل کشاہیں اور مشکل آسان کرنے کے لئے آئے ہیں ۔ اگر آپ کو کوئی مشکل درپیش ہو تو گجراتی یا انگریزی میں آپ ہم کو لکھ کر دیجئے ۔ خانہ واداں (خانہ آباد)

(آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ)

(۱) امام زمان خدا کا نام ہے ۔ (۲) امام زمان ہر زمانے میں خدا کا نام ہے

(وجہ دین حصہ اول صفحہ ۱۴۲ ، ۱۴۰)

(۲) پس خدا کی سب صفات امام میں ہیں ۔ (علم کے موتی حصہ اول صفحہ ۳۱)

(۳) مومن وہ ہے جو حاضر امام کے فرامین مانے اور ان پر عمل کرے ۔

([illegible])

(۴) دنیا اور اس کے تمام حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ۔ اس لئے بدلتے ہوئے زمانہ کا یہی تقاضا ہے کہ انسانوں کے لئے ایک پیشوا ضرور ہو جو ان کو زمانہ کی رفتار کے مطابق حکم دیتا رہے ۔ اور ان کو بتاتا رہے کہ کس قسم کے حالات میں ان کو کیا کرنا چاہئے ایسی صورت میں خدا کی مرضی اور خدا کی مشیت یہی رہی ہے کہ وہ اپنا جلوہ ایک خاکی جسم میں ظاہر کرتا رہتا ہے ۔ چونکہ یہ خاکی جسم فنا ہونے والا ہوتا ہے اس لئے وہ پرانے لباس کی طرح بدل دیا جاتا ہے اور خدا کا وہی جلوہ ایک دوسرے نئے لباس میں ظاہر ہوتا ہے

(رسالہ درحقیقت دین صفحہ ۰۷ ۔ شائع کردہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی پاکستان)

(۵) مولا علی نے حدیث شریف میں اس طرح فرمایا ہے ۔ میں سب پیغمبروں کے ساتھ پوشیدہ طور پر موجود تھا ۔ چونکہ اس وقت تک دنیا اس قابل نہ ہوئی تھی کہ میں ظاہر ہو سکوں ۔ اب چونکہ دنیا میں اس کی قابلیت اور اہلیت پیدا ہو گئی ہے کہ میرا ظہور برداشت کر سکے تو میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہو گیا ۔

(رسالہ درحقیقت دین صفحہ ٦٦ ۔ شائع اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی ۔ پاکستان)

اسماعیلی جماعت خانے اور ان میں باطنی رسومات جماعتخانہ میں

حاضری: مغرب سے کچھ قبل بڑے چھوٹے جوان مرد عورتیں بچے بچیاں اور اسماعیلی عقیدہ رکھنے والے سب حاضر امام کے حضور حاضری کے لئے عازم جماعت خانہ ہوتے ہیں ۔ مردوں کا لباس عموماً سادہ ہوتا ہے ۔ لیکن عورتیں اور بچیاں اپنی بساط کے مطابق قیمتی اور فیشن ایبل لباس زیب تن کرتی ہیں ۔ اور ہر کوئی حسب توفیق حاضر امام کی مہمانی کے طور پر کچھ نہ کچھ ساتھ ضرور لے جاتا ہے ۔ بعض بازار سے سنگترے مالٹے ' سیب لئے ہوتے ہیں تو بعض کے ہاتھ میں گھر کی پکی ہوئی تازہ روٹی سالن ' حلوہ ' چاول زردہ بریانی بعض اپنی مالی کمزوری کی بنا پر خالی ہاتھ بھی دیکھے جاتے ہیں ۔ بہر حال آمد کا یہ سلسلہ پہلی دعا (مغرب غروب آفتاب) سے چند منٹ قبل تک جاری رہتا ہے ۔

جماعت خانہ کے صدر دروازے پر پہنچ کر دہلیز کو داھنے ہاتھ سے چھو کر شہادت کی انگلی کو بوسہ دیا جاتا ہے ۔ محبت اور احترام جماعت خانہ کا یہ جذبہ پرانے خیال کے بڑے بوڑھوں میں زیادہ اور نئی نسل میں کم دیکھا گیا ہے ۔

جماعت خانہ کے بڑے ہال میں جوں ہی داخل ہوئے اس کی دیواروں پر سلطان محمد شاہ آغا خان یا کریم آغا خان کی تصویریں آویزاں دیکھ کر حسب دستور ان کی جانب مؤدبانہ سر جھکایا ۔ یوں بھی مشاہدہ میں رہا ہے کہ گھر سے سفر کو روانہ ہونے سے قبل گھر میں حاضر امام کی آویزاں تصویروں پر ۲ آنے ' چونی ' اٹھنی ۔ یعنی کچھ نہ کچھ رکھ دیا جاتا ہے اور یہ دعا مانگی جاتی ہے ۔

یا شاہ خیر کریں ' خیردے متھے لائیں ' راہ مسافراں دی خیر جنگل بھونڈیاں دی خیر ' وغیرہ وغیرہ۔
اور جب یہ رقم بار بار کے اس عمل سے اکٹھی ہو جاتی ہے تو جماعت خانہ کی روپے کی پیٹی میں ڈال دی جاتی ہے۔ یا جماعت خانہ میں مکھی صاحب کے سپرد کی جاتی ہے۔

جماعت خانہ کے ہال میں داخلہ پر کہا جاتا ہے "گرگت ہے زندہ" اور جواب آتا ہے "قائم پایا"

بعض جماعت خانوں کے بڑے ہال کو عارضی حد بندیوں سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک مردوں اور دوسرا عورتوں کے لئے ہر حصہ میں مستطیل شکل کا ایک میز رکھا رہتا ہے جسے وہ اپنی اصطلاحی زبان میں پاٹھ کہتے ہیں۔ جو اشیا گھر سے ساتھ لائی گئیں ان کو پاٹھ پر رکھ دیا۔ بیٹھتے ہی پہلا سجدہ شکر ادا کیا۔ تصور یہ ہوتا ہے کہ یہاں ہماری آمد اور حاضری محض حاضر امام کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ بوقت سجدہ ہر کسی کا رخ پاٹھ کی سمت ہو گا۔ پاٹھ کے چاروں طرف لوگ اس طرح بیٹھتے ہیں جس طرح حرم پاک میں بیت اللہ۔ تاہم اتنا فرق ضرور ہوتا ہے کہ جس جانب عہدہ دار براجمان ہوں ان کے پیچھے کوئی اور صف آدمیوں کی نہیں ہوتی۔ عہدہ دار عموماً مکھی کا مڑیا ' عالیجاہ حضور مکھی ' حضور کا مڑیا ' یا کوئی الواعظ (مشنری) یعنی گنے چنے چند معززین۔ جبکہ بقیہ تینوں جوانب دوسرے عام لوگ مردوں کی طرف عموماً سکوت دیکھنے میں آتا ہے اور عورتوں کی جانب ہمیشہ شور غوغہ بچوں کا رونا اور عید کا سا سماں۔

دعا پڑھنا اور پہلی دعا عین مغرب کے وقت بعد غروب آفتاب مکھی صاحب کی طرف سے حکم صادر ہوتا ہے "جملہ شاہ دا دعا پڑھو" اسے شاہ کی جماعت اب دعا پڑھیں۔ جماعت میں سے کسی کو دعا پڑھانے کے لئے پاٹھ کے اس جانب مدعو کیا جاتا ہے جہاں عہدہ دار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ دعا پڑھانے کا یہ عمل بوڑھا ' جوان ' بچہ ' بڑا ' بچی کوئی بھی انجام دے سکتا ہے۔ عمر کی کوئی قید نہیں۔ اس گناہ گار نے بھی کئی دفعہ ایسا کیا۔ اس شرک پر مجھے موت کیوں نہ آئی۔ شاید اللہ پاک کو مجھ پر ترس آیا اور اس مضمون کی تصنیف کی سعادت کے لئے زندہ رہنے دیا۔

دعا پڑھانے سے قبل مکھی صاحب سے ان الفاظ میں عمل جاری کرنے کی اجازت حاصل کی جاتی ہے۔ "امر مکھی صاحب" جواب ملتا ہے "امر حاضر امام" دعا پڑھانے والا شروع کرتا ہے۔ "**ایک من تھیو لا مریا**" یعنی اے جماعت خاموش ہو جائے ایک زمانہ تک یہ الفاظ ایسے ہی استعمال کئے جاتے تھے۔ چونکہ

حاضر امام کو ہر وقت ہر دور میں اپنے فرامین میں تغیر تبدیل کرنے کا کلیتاً اختیار ہے اس لئے میں کہ نہیں سکتا کہ یہ الفاظ اب بھی استعمال میں ہیں یا تبدیل ر ترک کر دیئے گئے ہیں۔

دعا کروانا: تمام جماعت مکھی صاحب کے حضور میں پاٹھ کے سامنے کھڑے ہو کر حسب توفیق کچھ رقم مکھی صاحب کے ہاتھ میں دے کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر اور جھک کر ذیل دعا پڑھے گی " توبہ توبہ تقصیردار بندہ۔ سراتاپا گنہگار بندہ۔ یا حاضر امام توں بخش بخشن ہارا "۔ مکھی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ " شاہ پیر بخش بار "۔ مکھی صاحب ہاتھ بڑھاتے ہیں طالب ان کے ہاتھ کو امام کا ہاتھ تصور کرتے ہوئے اسے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتا ہے اور ہاتھ چھوڑنے کے بعد اپنی شہادت کی انگلی کو چوم لیتا ہے اور اپنے ماتھے پر لگائے گا۔ بعض اوقات اس عمل سے فارغ ہوتے وقت وہ پاٹھ پر موجود دیگر اشیاء کو ہاتھ لگا کر اس ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو چوم لیتا ہے اور دل میں تصور کر لیا جاتا ہے " حاضر امام کی مہمانی " مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے حسب توفیق رقم مکھی صاحب کو دے کر یہ تصور کر لیا جاتا ہے کہ یہ اشیاء میری ہیں ور پھر میں انہیں حاضر امام کو مہمانی کے طور پر پیش کرتا ہوں اور طالب اپنی جگہ پر لوٹ جائے گا اس طرح تمام جماعت مکھی صاحب سے دعا کروائے گی۔ اور یہی طریقہ عورتوں کی طرف بھی سرانجام پائے گا مکھی صاحب کامڑیا صاحب دراصل جماعت کے دو معزز سربراہ ہوتے ہیں جن کی تقرری اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی کی طرف سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ امام کے خاص آدمی ہوتے ہیں۔ جو جماعتی کاروائی کے ذمہ دار تصور کیے جاتے ہیں۔ مکھی کی بیگم کو مکھیانی اور کامڑیا کی بیگم کو کامڑانی کے لقب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس طرح مردوں کی طرف مکھی صاحب اور کامڑیا صاحب فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے امور کی عورتوں کی طرف مکھیانی اور کامڑانی بجا لاتی ہیں۔ سلسلہ دعا ختم ہوا۔

دسوندھ:- ہر اسماعیلی ر آغاخانی کے لئے حاضر امام کا حکم ہے کہ وہ اپنی یومیہ کمائی میں سے بحساب ۲ آنے فی روپیہ امام کے حضور پیش کرے۔ اگر ایسا نہ کیا تو اس کے متعلق امام کا سخت فرمان ہے۔ یہ آمدن امام کا حق اور حصہ ہے۔ جو بالا مرواجب الادا تصور کیا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض کمزور قسم کے آدمی آنکھ بچا جاتے ہیں۔

نادی:- جماعت خانہ آتے وقت کچھ اشیاء بطور مہمانی حاضر امام ہمراہ لا کر پاٹھ پر رکھ دی جاتی ہیں وہ

اشیاء جماعت خانہ میں عام نیلام ہوتی ہیں ۔ نیلامی کے اس عمل کو "نادی کرنا" کہتے ہیں ۔ مکھی صاحب ۔ کامڑیا صاحب کو حکم دیں گے ۔ کامڑیا صاحب نادی کریں ۔ انہوں نے شروع کیا ۔ کسی گھر سے آیا ہوا ایک تھال اپنی طرف کھینچتے ہوئے یوں گویا ہوئے ۔

جملہ شاہ دا ۲ روٹیاں 'گوشت بھنا ہوا' ایک پلیٹ ایک آنہ ' دو آنے ' ایک روپیہ ' دو روپے غریب کی دوڑ قدرتی طور پر مختصر اور محدود ہوتی ہے ۔ بیچارہ توفیق کے مقام تک پہنچ کر اپنا منہ لیے خاموشی اختیار کر جاتا ہے ۔ مگر صاحب ثروت کا کیا کہنا ' دولت بھی اور چوہدراہٹ بھی ۔ جماعت میں اپنی چڑتل اور شان نہ دکھائے تو بات نہیں بنتی اور یوں بھی بعض امراء جب تک لوگوں میں اپنی شخصیت کو نمایاں نہ کریں بے چین رہتے ہیں ۔ اس کو موقع ملا ۱۵ روپے دوسرے امیرے نے کہا ۔ ۲۰ روپے ۔ کہیں سے آواز آئی ۵۰ روپے ۷۰/۱۰۰ روپے بات بڑھی حاضر امام کی آمدن میں اضافہ ہوا ۔ بولی بڑھتی گئی ۔ اور بعض دفعہ تو سینکڑوں سے تجاوز کر کے ہزاروں تک پہنچی جملہ شاہ داودھو جس کو شاہ پیرو دھائے ۔ کامڑیا صاحب نے فرمایا "یعنی شاہ کی جماعت جس کو حاضر امام بڑھنے کی توفیق دے وہ بڑھے" بولی برھتے بڑھتے بالفرض ۲ ہزار تک پہنچی ' کامڑیا صاحب نے فرمایا ایک ' دو ہزار دو ' دو ہزار تین ۔ اور طشت جماعت بھائی کو تھمایا ۔ اس نے طشت خریدار کے سپرد کیا ۔ دوسری طرف سے آواز آئے گی "کانجی بھائی بھانڈے ساڈے نی" یعنی یہ برتن ہمارے ہیں ۔ اگر کانجی بھائی کے برتن اپنے خالی ہیں تو وہ خرید کردہ اشیاء اپنے برتنوں میں منتقل کر کے کانجی بھائی کے برتن واپس کر دے گا ۔ ورنہ بعدازاں بھجوا دے گا ۔

کامڑیا صاحب نے دوسری تھالی اٹھائی نادی کے لئے فرمایا روٹیاں توے کی گرم گرم ' آلو مٹر ' ۲ آنے ' ۴ آنے ۸ آنے ایک ۸ آنے دو ۸ آنے تین ۔ یہ بولی کیوں نہ بڑھنے پائی ۔ ذیل میں سے کوئی وجہ ممکن ہو سکتی ہے ۔

ا ۔ یہ روٹی کس غریب گھرانے سے تعلق رکھتی ہے ۔

ب ۔ لوگوں کو چھٹی حس یاد دلاتی ہے کہ فلاں صاحب کی روٹی مزیدار نہیں ہوتی یا وہ گھرانہ صاف ستھرا نہیں ۔

ج ۔ بعض وہ غریب گھرانے ہوتے ہیں جن کو سوسائٹی میں اکرام حاصل نہیں ہوتا ۔

د۔ بعض ایسے گھرانے جو شک کی نگاہ سے دیکھے جائیں یا انہیں حقیر سمجھا جائے۔

اب کامڑیا صاحب تیسرا طشت اپنی طرف سرکاتے ہوئے گویا ہوئے 'گرم گرم حلوہ (ابھی اس میں سے گرم گرم ہوا نکل کر فضا میں تحلیل ہو رہی تھی) پوڑیاں ' مرغ کا گوشت ' جملہ شاہ داودھو جس کو شاہ پیرودھاے۔ ایک طرف سے آواز آئی۔ ۲۰/۰ روپے ' ۲۵/- روپے جیسے مال گرم ویسے دام گرم ' کسی کونے میں بیٹھے کسی صاحب نے اپنے چھوٹے لخت جگر کو تھپکی دی۔ بیٹے مال ۱۰۰/- روپے تک نہ چھوڑنا بچے نے جھٹ کہا ۵۰/۰ روپے اور ۱۰۰/۰ روپے میں نادی خریدی گئی جماعت بھائی نے مال حاضر کیا۔ اب یہ مشتری کی مرضی پر موقوف ہے کہ

ا۔ یہ اشیاء قبول کر کے اپنے ہمراہ لے جائے۔

ب۔ یہ کہ کر مال پاٹھ پر واپس لوٹا دے اور کہے " حاضر امام کی مہمانی " اور ساتھ قیمت بھی ادا کرے (مہمانی کی تفصیل آگے آئے گی)

ج۔ جماعت بھائی کو حکم دے کہ حلوہ روٹی جماعت میں تقسیم کر دے جسے ان کی اصلاحی زبان میں " جرا " کہا جاتا ہے۔ مگر یہ بات بہت کم مشاہدہ میں آئی ہے۔

د۔ اپنے گھر کے کسی ممبر کو کہے کہ اپنی طرف سے حاضر امام کی مہمانی کہہ کر یہ مال پاٹھ پر واپس لوٹا دے۔

جماعت بھائی :۔ باقاعدہ ماہانہ اجرت پر جماعت خانہ کی طرف سے جماعتی امور کی بجاآوری کے لئے جو شخص ملازم رکھا جاتا ہے۔ کو جماعت بھائی کہا جاتا ہے۔ بڑے بڑے جماعت خانوں میں ایک سے زائد جماعت بھائی رکھے جاتے ہیں۔ یعنی حسب ضرورت جماعت بھائی کے فرائض۔ جماعت خانہ کے اندر نادی وغیرہ ایک دوسرے کو پکڑانہ۔ رقم لانہ ' لے جانا ' لوگوں کے گھروں سے جماعت خانہ کے برتنوں کی وصولی ۔ موت فوت کی اطلاع دینا۔ چھوٹے اور بڑے کام کی مجالس کی ممبران ر جماعت کو خبر دینا ' ودیگر جماعتی امور کی بجا آوری وغیرہ۔